34744 ـ عمره میں دعاؤں کی جگہیں اوردعاؤں کے الفاظ

سوال

میں عمرہ کی ادائیگی کےلیے مکہ جارہی ہوں اورمجھے دعاؤں کا علم نہیں کیا آپ میرا تعاون کرسکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عمرہ کے دوران پڑھی جانے والی دعائیں اوراذکار صحیح احادیث میں وارد ہیں ، مسلمان کے لیے ان سے استفادہ کرنا اورانہیں یاد کرکے انہیں سمجھنا اوراس کے مطابق عمل کرنا ممکن ہے ان میں سے چندایک دعائیں ذیل میں دی جاتی ہیں :

ا ـ میقات پراحرام باندھتے وقت :

مسلمان شخص کےلیے عمرہ اورحج کا احرام باندھنے سے قبل اللہ اکبر اورسبحان اللہ اورلاالہ الا اللہ کہنا مسنون ہے ۔

انس رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے توآپ نے مدینہ شریف میں ظہر کی چاررکعات نماز ادا فرمائي اورعصرکی نماز ذوالحلیفہ میں دورکعت ادا کی اورپھر وہیں پررات بسر کی پھر صبح سوارہوئے اورجب چٹیل میدان میں پہنچے تواللہ تعالی کی حمد بیان کی اورسبحان اللہ اوراللہ اکبر کہا پھر حج اورعمرہ کا تلبیہ کہا اورلوگوں نے بھی ان دونوں کا تلبیہ کہا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1476) ۔

حافظ ابن حجررحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یہ حکم (احرام سے قبل تسبیح کرنا اوراس کےساتھ مذکوراعمال مباح ہیں) ثابت ہونے کے باوجود بہت ہی کم ذکر ہوتا ہے ۔

دیکھیں : فتح الباری (3 / 412) ۔

ب ـ مکہ جاتے ہوئے میقات سے لیکر کعبہ جانے تک :

كثرت سے تلبيہ كہنا مسنون ہے اورمردوں كےليے بلندآوازسے كہنامسنون ہے ليكن عورتيں اپنى آواز بلند نہيں كريں گى تا كہ اجنبى مرداس كى آواز نہ سن سكيں ۔

عبداللہ بن عمررضي اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم جب مسجدذوالحليفہ كے قريب كھڑى اپنى سوارى پرسوار ہوئے تونيت كرتے ہوئے تلبيہ كہا :

(لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك) اے اللہ ميں حاضرہوں ميں حاضرہوں ، ميں حاضرہوں تيراكوئي شريک نہيں ميں حاضرہوں ، يقينا تعريف اورنعمت تيرےليے ہى ہے ، ا ورملک بھى تيرےليے ہے، تيرا كوئي شريک نہيں ۔

صحيح بخارى حديث نمبر (5571) صحيح مسلم حديث نمبر (1184)

ج ـ دوران طواف :

ہرچكرميں جب بھى حجراسود كےبرابرپہنچے تواللہ اكبر كہے :

امام بخارى رحمہ اللہ تعالى ابن عباس رضي اللہ تعالى عنہما سے بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بيت اللہ كا طواف كيا توجب بھى ركن (حجراسود) كے پاس آئےآپ كے پاس جوچيزتھى اس كے ساتھ حجراسود كى طرف اشارہ كيا اوراللہ اكبر كہا ۔

اورطواف كرنے والا حجراسود اورركن يمانى كے مابين مندرجہ ذيل دعا پڑھے :

عبداللہ بن سائب رضي اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كودونوں ركنوں كے مابين يہ كہتے ہوئے سنا :

(ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار) اے ہمارے رب ہميں دنيا ميں بھى بھلائي عطا فرما اورآخرت ميں بھى بھلائي عطا فرما اورہميں آگ كے عذاب سے نجات دے ۔

سنن ابوداود حديث نمبر (1892) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ابوداود ميں اسے حسن قرار ديا ہے ۔

د ـ صفا پہاڑى پرچڑھنے سے قبل :

جابربن عبداللہ رضي اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں ـ ـ ـ پھرنبى كريم صلى اللہ وسلم دروازے سے صفا كى جانب نكلے اورجب صفا كے قريب پہنچے توآپ نے يہ آيت تلاوت فرمائي :

إن الصفا والمروة من شعائر الله يقينا صفا اورمروه اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہیں ۔

اورفرمایا : میں وہیں سے ابتداء کرتا ہوجہاں سے اللہ تعالی نے ابتداء کی ہے ، لھذا صفا سے شروع کیا اورصفا پہاڑی پرچڑھے حتی کہ بیت اللہ نظرآنے لگا توقبلہ رخ ہوکراللہ تعالی کی توحید بیان کی اورتین باریہ دعا پڑھی :

(لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ، لا إله إلا الله وحده أنجز وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده) اللہ تعالی کے علاوہ کوئي عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئي شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اوراسی کے لیے حمد ہے اوروہ ہرچیزپرقادر ہے ، اللہ تعالی کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے ، اس نے اپنا وعدہ پورا کردیا اوراپنے بندے کی مدد فرمائي اوراکیلے ہی لشکروں کوشکست سے دوچارکردیا ۔

آپ نے اسی طرح تین بارکیا ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1218) ۔

ہ – مروہ پہاڑی پرچڑھتے وقت :

مروہ پربھی وہی کام کیا جائے گا جوصفا پرکیا گیا لیکن آیت نہیں پڑھی جائے گی بلکہ دعا وہی پڑھیں گے ۔

جابررضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ : پھرنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مروہ کی طرف اترے حتی کہ جب وادی کے درمیان پہنچے تودوڑلگائي اورجب آپ کے پاؤں اوپراٹھ گئے توعام حالت میں چلنے لگے اورمروہ پرآکروہی کام کیا جوصفا پرکیا تھا ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1218) ۔

زمزم کا پانی پیتے وقت پانی پینے والا دنیا وآخرت کی بھلائي کے لیے جوچاہے دعا مانگ سکتا ہےکیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

زمزم کا پانی اسی لیے ہے جس لیے پیا جائے ۔

دیکھیں : سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3062) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ (5502) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اوراسی طرح طواف اورسعی میں کثرت سےاللہ تعالی کا ذکر کرنا مشروع ہے اوراس میں دعا بھی شامل ہوتی ہے ، لھذا مسلمان شخص کوچاہیے کہ وہ اللہ تعالی کی جانب سے اس کےلیے جودعا بھی اس کےدل میں ڈالی جائے وہ مانگے ، اوراپنے طواف اورسعی میں اس کےلیے قرآن مجید کی تلاوت کرنے میں بھی کوئي حرج نہیں ۔

اورآج کل جولوگ طواف اورسعی کے ہرچکرمیں علحیدہ علیحدہ دعائیں پڑھتے ہیں شریعت میں اس کی کوئي دلیل اوراصل نہیں ملتی ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

طواف کرنے والے کے لیے طواف میں اللہ تعالی کا ذکر اورمشروع دعاء کرنا مستحب ہے ، اوراگرآہستہ آوازمیں قرآن مجید کی تلاوت بھی کرلے تواس میں کوئي حرج نہیں ، اورطواف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی ذکر کی تعین نہیں ملتی نہ توآپ کے حکم سے نہ ہی تعلیم اورقول کے ذریعہ اس کی تعین ہوتی ہے ، بلکہ طواف میں ساری شرعی دعائیں مانگی جاسکتی ہیں ۔

اور پرنالے وغیرہ کےنیچے کچھ لوگ جوخاص دعائیں کرتے ہیں اس کی کوئي اصل اوردلیل نہیں ملتی ۔

اورنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں رکنوں کے مابین (ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار) اے ہمارے رب ہمیں دنیا اورآخرت میں خیروبھلائي عطا فرما اورہمیں آگ کے عذاب سے نجات عطا فرما ، پڑھ کرطواف کا چکرختم کیا کرتے تھے جیسا کہ آپ ساری دعا بھی اس کے ساتھ ختم کرتے تھے ، اورعلماء کرام اس پرمتفق ہیں کہ اس میں کوئي بھی دعا واجب نہیں ۔

دیکھیں : مجموع الفتاوی (26 / 122 ـ 123) ۔

واللہ اعلم .